بقلم
پیام اعظمی

اتحاد

نظامِ گردشِ ایام اتحاد سے ہے یہ رونقِ سحر و شام اتحاد سے ہے
وجودِ عظمتِ اقوام اتحاد سے ہے فروغِ پرچمِ اسلام اتحاد سے ہے
الگ رہیں تو یہ ذرے غبار بنتے ہیں
ہو اتحاد تو پھر کوہسار بنتے ہیں

خدا ہے ایک نبیؐ ایک ہے کتاب بھی ایک سوال ایک ہے اس قوم کا جواب بھی ایک
ہے ایک دینِ شریعت کا ہے نصاب بھی ایک جو اختلاف رہیں گے تو ہے عذاب بھی ایک
کوئی بتا دے یہ طاغوت کے دلالوں کو
ابھی اٹھائیں نہ ان خانگی سوالوں کو

ابھی تو دین کی عظمت پہ ظلم کا ہے حصار ابھی تو قوم پہ ہے کفر و شرک کی یلغار
ابھی تو غیرتِ اسلام کو نہیں ہے قرار ابھی تو مشترکہ دشمنوں سے ہیں دوچار
ابھی تو بیتِ مقدس سے شرم سار ہیں ہم
ابھی تو گنبدِ خضرا کے قرضدار ہیں ہم

ابھی تو چار طرف ہے جہالتوں کی فصیل ابھی جلائی ہے علم و یقین کی قندیل
ابھی تو راستہ روکے ہوئے ہے اسرائیل ابھی تو قوم کو ہے انتظارِ بانگِ اصیل
ملے گا وقت تو پھر اختلاف کر لیں گے
جو بیٹھیں گے تو زمیں اپنی صاف کر لیں گے

ابھی تو ملک میں بغض و حسد کا ڈیرا ہے ابھی تو وادیٔ لبنان میں اندھیرا ہے
ابھی تو مصر میں ظلم و ستم کا گھیرا ہے ابھی عراق میں بیٹھا ہوا لٹیرا ہے
بچے گی جان تو آپس میں خوب لڑ لینا
ادا ہو فرض تو پھر نافلہ بھی پڑھ لینا